Did the Apostles believe Jesus is God?

کیا رسولوں نے یقین کیا کہ یسوع ہی خدا ہیں؟

یسوع ناصری نے عمر کے اپنے پہلے تیس سال رشتے ناطے داری کے گمنام اندھیروں میں غیر ایلچی کی صورت میں رہتے ہوئے ایک بڑھئی کی حیثیت سے فلسطین کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں گزارے، لیکن آنے والے تین سالوں میں انہوں نے ایسا کلام کیا کہ جس نے سننے والوں کو حیرت زدہ کردیا، ایسے الفاظ جنہوں نے آخرکار ہماری دنیا ہی بدل دی انہوں نے ایسے کارنامے بھی کئے جو کسی دوسرے کسی شخص نے نہیں کئے ہیں، جیسے طوفانوں کو خاموش کردینا، بیماریوں سے شفا بخشنا، بینائی واپس لوٹا دینا اور مُردوں کو بھی زندہ کر اٹھ کھڑا کردینا۔

لیکن یسوع مسیح اور دیگر مذہبی پیشواؤں میں سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ مسیحیوں کے مطابق انہوں نے (یسوع مسیح نے) خدا ہونے کا دعویٰ کیا (دیکھیں، ''کیا یسوع نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا؟'')

اگر ان کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے تو انجیلوں کا پیغام اپنی ساری ساکھ کھو دیتا ہے یہ پیغام بھی خدا نے جہان سے اتنی محبت رکھی کہ اس نے ہمارے گناہوں کی خاطر مرجانے کے لئے ایک شخص کی صورت ہمیں اپنے ساتھ ابدی زندگی عطا فرماتے ہوئے، اختیار کرلی۔ اس طرح اگر یسوع خدا نہیں تھے، تب تو ہم سے جھوٹ بولا گیا۔

کچھ مذہب ہمیں سکھاتے ہیں کہ یسوع ایک پیدا کئے ہوئے شخص تھے۔ اور ''دا ونسی کوڈ'' کی طرح کی کتابیں جو سب سے زیادہ بکی ہیں یہ کہتے ہوئے کہ نہ تو یسوع، نہ ہی رسولوں نے سکھایا کہ وہ (یسوع) خدا تھے۔ (دیکھیں، ''مونالیسا ز اسمرک''۔ ''مونالیسا ز کی نخریلی مسکراہٹ'')۔

یسوع کی الوہیت پر یہ حملے یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ ۲۰۰۰ ہزار سال قبل ایسا کیا ہوا تھا جس نے مسیحیت کو اس کی بنیاد رکھنے والے یسوع کے واقعی خدا ہونے کے دعوے کو مان لینے پر آمادہ کردیا۔ ''ڈ ڈجیز س کلیم ٹو بی گاڈ'' میں ہم دیکھتے ہیں کہ نئے عہد نامے کی گواہی اس اصلیت کی طرف مظبوطی سے اشارہ کرتی ہیں کہ یسوع نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ لیکن کیا یسوع کے الفاظ جن چشم دید گواہوں نے سنے اور ان کے معجزے کے کاموں کو دیکھا تھا وہ اس بات کے قائل ہوئے تھے کہ وہ (یسوع) ہر طرح سے اپنے باپ سے مشابہت رکھتے تھے؟ یا پھر وہ ایک اعلیٰ درجے کا پیدا ہوا بس ایک شخص تھے یا پھر حضرت موسیٰ کی طرح ایک عظیم نبی تھے؟

قصے کہانیوں سے سچائی چھانٹنے کے لئے ہمیں اُن رسولوں کے الفاظ کی طرف واپس جانے کی ضرورت ہے جو یسوع کے اس زمین پر ہونے کے وقت موجود تھے اور انہوں نے اپنی گواہیاں لکھیں کہ انہوں نے کیا دیکھا اور کیا سنا۔

چشم دید گواہ

یسوع نے بہت معمولی آدمیوں کو اپنا پیروکار ہونے کے لئے چنا۔ انہیں اپنے بارے میں بتاتے سکھاتے ہوئے اور خدا کے کلام کی گہری

سچائیوں کوتفصیل سے سمجھاتے ہوئے انہوں نے ان کے ساتھ تین سال بتائے۔ ان تین سال کے عرصے میں یسوع نے ان گنت معجزے کیئے، ہمت آمیز دعوے کیئے اور پوری پوری طرح سے پاکیزہ زندگی گزاری۔ بعد میں ان رسولوں نے یسوع کا بہت سا کلام اور ان کے کاموں کو قلم بند کیا۔ یہ نئے عہد نامے کا حساب کتاب پورا پورا بھروسے مند کہلایا دوسرے قدیمی تواریخی دستاویزوں کے پختہ ثبوتوں سے بھی کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر۔ (دیکھیں: جیزس ڈاک)

عالموں نے یہ تصدیق کر دی ہے کہ نیا عہد نامہ الہام کے ذریعے پوری طرح واضح کر دیتا ہے کہ رسولوں کا یسوع کے بارے میں لیکھا جوکھا پوری پوری طرح سے یقین کے قابل ہے۔ انہوں نے جو دیکھا اور سنا وہ ایمانداری سے بیان کیا۔ تاریخ نویس ول ڈیورینٹ واضح کرتے ہیں۔

''یہ آدمی مشکل سے اس قسم کے ہیں جو کہ دنیا کو نئے سرے سے عمدہ طور پر ڈھالنے کے لئے چن لئے گئے ہیں۔ انجیلیں درحقیقت ان کے چال چلن وشخصیت کوفرق طریقے سے پیش کرتی ہیں اور ایمانداری سے ان کی غلطیوں کو سامنے لاتی ہیں۔''

جب وہ پہلی دفعہ یسوع کے منہ در منھ آئے تو رسولوں کو اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا کہ وہ (یسوع) کون تھے۔ جو بھی ہو، جیسے ہی انہوں ان کے (یسوع کے) علم آلودہ گہرے کلام کو سنا اور انہیں نابیناؤں کو بینائی بخشتے دیکھا اور مُردوں کو زندہ کرتے دیکھا تو انہیں مسیح کے خود خدا ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہوئی پیشن گوئی کی یاد دہانی ہوئی ہوگی۔ (یشایاہ، ۹:۶، میکا، ۵:۲) لیکن جب انہوں نے انہیں (یسوع کو) کو صلیب پر مرتے ہوئے دیکھا تو یسوع انہیں ہارے ہوئے اور کمزور معلوم ہوئے۔ ان کے کوئی بھی خیالات جو یسوع کے خدا ہونے کے بارے میں تھے، وہ صلیب کے نزدیک بنا شک وشبہ کے غائب ہوگئے ہوں گے۔

جو کچھ بھی ہو، زخم آلودہ اس سانحے کے تین دنوں کے بعد، وہ جو صلیب پر لٹکنے والا بے یارو مددگار تھا، اپنے پیروکاروں کے سامنے معزز طور پر زندہ ظاہر ہوگیا۔ وہ جسمانی طور پر اٹھ کھڑے ہوئے (زندہ کھڑے ہوگئے) انہوں نے (پیروکاروں نے) انہیں (یسوع کو) دیکھا، انہیں چھوا، ان کے ساتھ کھایا اور انہیں خود اپنی عظمت کی جگہ کی بات کرتے سنا کہ وہ سرورِ کائنات ہیں۔ شمعون پطرس نے، جو کہ یسوع کے سب سے نزدیکی شاگردوں میں سے ایک تھا اور ایک چشم دید گواہ تھا، لکھا:

''......خود اس کی عظمت کو دیکھا تھا.......اس نے خدا باپ سے اس وقت عزت اور جلال پایا جب اس افضل جلال میں سے اسے یہ آواز آئی.....''

(پطرس ۲، ۱:۱۶۔۱۷۔ پیغام)

کیا اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ درحقیقت رسولوں نے خدا کا جلال دیکھا اور خدا کی آواز کو یسوع کے ذریعے سنا اور اُن کی عزت افزائی خدا کی حیثیت سے کی؟ نئے عہد نامے کے ماہر اے. ایچ میکنیل ہمیں اس کا جواب دیتے ہیں:

''......یسوع کی زندگی حقیقتاً ناکامی اور شرمساری میں تکمیل تک پہنچی ہی تھی کہ مسیحیوں کی ایک بڑی تعداد......کوئی یہاں اور وہاں ایک شخص نہیں، بلکہ کلیسیا کے ہجوم کے ہجوم ایک دم اس مسلّم ای اعتقاد پر قائم رہے کہ وہ (یسوع) خدا تھے۔''

اس لئے کیا رسولوں نے، جنہوں نے نئے عہد نامے کا لیکھا جوکھا لکھا، وہ واقعی یہ یقین رکھتے تھے کہ یسوع ہی خدا ہے یا پھر وہ انہیں ایک پیدا کیا

ہوا شخص ہی مانتے تھے؟ اگر وہ یسوع کو خدا کی حیثیت سے مانتے تھے تو کیا انہوں نے انہیں اس کائنات کا پیدا کرنے والا تسلیم کیا یا اس سے کچھ کم؟ وہ جو یسوع کی الوہیت سے انکار کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسولوں نے یہ سکھایا کہ یسوع خدا تعالیٰ کی سب سے عظیم و بالا تر تخلیق ہیں، اور وہ واحد باپ ہی ابدی خدا ہے۔ اس لئے یسوع کے بارے میں ان کے یقین کو صاف صاف سمجھ لینے کے لئے، ہم تین سوال پوچھتے ہوئے ان کے کلام (الفاظ) کی جانچ کریں گے:

۱۔ کیا رسول اور شروع کے مسیحی یسوع کی، ایک مالک کی حیثیت سے، دعا بندگی و پرستش کرتے تھے؟

۲۔ کیا رسولوں نے یہ سکھایا کہ پیدائش کی کتاب میں لکھے ہونے کی وجہ سے یسوع خالق ہیں؟

۳۔ کیا رسول یسوع کی پرستش اہم سرور کائنات کی حیثیت سے کرتے تھے؟

مالک

یسوع کے آسمان پر پرواز (زندہ ہونے کے بعد) کے بعد یہودی اور رومی، دونوں کو رسولوں نے یسوع کا ایک ''مالک'' کی حیثیت سے اعلان کرتے ہوئے حیرت زدہ کر دیا تھا۔ رسولوں نے ان سوچا ہوا کر دیا اور یسوع کی پرستش کی، اس کی عبادت بھی کی، جیسے کہ وہی خدا ہو۔ استفنس پتھراوہ کر کے جان سے مارے جاتے وقت دعا گو تھا۔ ''اے خداوند یسوع، میری روح کو قبول کر۔'' (رسولوں کے اعمال، ۷:۵۹)

دوسرے عقیدت مند استفنس کے ساتھ شامل ہو گئے، جو موت کا سامنا بھی کر رہا تھا، ''.....روز تعلیم دینے اور اس بات کی خوشخبری سنانے سے کہ یسوع ہی مسیح ہے باز نہ آئے۔'' (رسولوں کے اعمال، ۵:۴۲) زیادہ تر رسول جو شہید کر دئے گئے انہوں نے یسوع کے بارے میں اپنا علم کلیسیا کے پاسبانوں تک پہنچایا، جو اس پیغام کو اگلی پشت تک لے گئے۔

یوحنا رسول کے ایک شاگرد اِگنیشئیس نے یسوع کی دوسری آمد کے بارے میں لکھا: ''اس کی راہ دیکھو جو وقت سے پرے ہے، اس کے (آنے کے) کوئی وقت کے دائرے نہیں ہیں، اس کے لئے جو نظروں کی حد سے دور ہے۔'' پالی کارپ کے نام ایک خط میں وہ بیان کرتا ہے: ''یسوع خدا ہے''، ''مجسم خدا''، اور افیسیوں کو وہ لکھتا ہے، ''نئے سرے سے ابدی زندگی کے لئے خدا خود انسانی شکل میں مجسم ہو رہا ہے۔'' (افیسیوں کے نام اگنیشیس کا خط، ۴:۱۳)

۹۶ عیسوی بعد روم کے کلیمنٹ نے بھی یہ کہتے ہوئے یسوع کی الوہیت کے بارے میں تعلیم دی، ''ہمیں یسوع مسیح کا خدا سے مشابہت رکھنے کے بارے میں سوچنا چاہئے۔'' کرنتھیوں، ۱:۱ کے نام کلیمنٹ کا دوسرا خط)

پالی کارپ بھی یوحنا کے ایک شاگرد تھے جو یسوع کی مالک کی حیثیت سے عبادت کرنے کی خاطر رومی نائب ایلچی کے سامنے پیش کئے گئے۔ جب کہ غصے میں پاگل بھیڑ ان کے خون (قتل) کے لئے چلائی تو رومی منصف نے قیصر کو مالک کہنے کے اعلان کی مانگ کی، لیکن پالی کارپ جواب میں اسی بات پر اڑے رہے کہ یسوع کو اپنا مالک ماننا نہیں چھوڑیں گے:

''چھیاسی سالوں تک میں نے مسیح کی خدمت کی، اور انہوں نے میرے ساتھ کوئی دھوکہ نہیں کیا (کوئی غلطی نہیں کی)۔ میں اپنے بادشاہ کی ہجا کیسے کر سکتا ہوں، جس نے مجھے (گناہوں سے) بچایا؟''

جیسے جیسے کلیسیا ترقی کرتی گئی، ملحدوں اور دوسرے مذہبی عقیدوں نے یہ تعلیم دینی شروع کی کہ یسوع ایک پیدا کئے ہوئے شخص تھے، اس 'باپ' سے کم۔ چوتھی صدی میں یہ بات پیشوا تک پہنچی، جب لیبیا کے ایک عام فہم تبلیغ کرنے والے، ایریس نے بہت سے پیشواؤں کو اکسایا بھڑکایا کہ یسوع پوری طرح سے خدا نہیں تھے۔ تب ۳۲۵ عیسوی بعد نیکیا کی مجلس میں کلیسیائی پیشوا و پاسبانوں نے اس معاملے پر فیصلے کی ٹھانی کہ یسوع خالق ہیں یا صرف ایک مخلوق۔ ان کلیسیائی پیشوا و پاسبانوں نے مضبوطی سے تا ابد قائم رہنے والے مسیحی ارادے عقیدے کی اور نئے عہد نامے کی تعلیم کی بات کی تائید کی یسوع ہی کامل خدا ہیں۔

خالق

پیدائش کی کتاب میں 'بائبل' کے خدا کا مظاہرہ، چھوٹے سے چھوٹے ذرے سے لے کر اربوں کہکشاؤں والی عظیم ترین وسیع خلاؤں تک ہر ایک چیز کے خالق کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ اس طرح تو ایک یہودی کے لئے ایک فرشتے کو یا کوئی دوسری مخلوق کو خالق سوچنا شدت پسند مذہبی بات رہی ہوگی۔ یشاواہ اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ خدا (یہووا) ہی خالق ہے۔

''خداوند اسرائیل کا قدوس اور خالق یوں فرماتا ہے......میں نے زمین بنائی اور اس پر انسان کو پیدا کیا اور میں نے ہی ہاں میرے ہاتھوں نے آسمان کو تانا اور اس کے سب لشکروں پر میں نے حکم کیا....ربّ الافواج فرمایا ہے!

(یشایاہ،۴۵:۱۱،۱۲،۱۳)

''تو کیا رسولوں کے نظریے سے یسوع خلقت کا ایک حصہ تھے، یا ایک خالق کی حیثیت سے تھے؟''

یوحنا کی گواہی

جب یسوع کے شاگردوں نے اندھیری شاموں کو ستاروں کی طرف ایک ٹک دیکھا ہوگا تو بہت ممکن ہے کہ یہ خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا کہ ان ستاروں کو پیدا کرنے والا ان کی عدم موجودگی میں رہا ہوگا۔ تو بھی ان کے (یسوع کے) پھر سے زندہ ہو جانے کے بعد انہوں نے یسوع کو نئی آنکھوں سے دیکھا، اور اس زمین سے پرواز کرنے سے پہلے یسوع نے اپنی پہچان کے بارے میں ان پر بھید کھولنے شروع کئے۔

مالک (خداوند یسوع) کے الفاظ یاد کرتے ہوئے یوحنا اپنی انجیل سے ظاہر کرتا ہے کہ یسوع کون ہے:

''ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا.......سب چیزیں اس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ اس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھی۔'' (یوحنا،۱:۱،۳۔۴)

حالاں کہ اب سائنسداں یقین رکھتے ہیں کہ کائنات کی شروعات کسی چیز سے نہیں ہوئی تھی، وہ ہمیں بتا نہیں سکتے ہیں کہ کس نے یہ سب شروع کیا۔ یوحنا خلاصہ کرتے ہیں کہ خلقت سے پہلے ''کلام تھا'' اور ''کلام خدا کے ساتھ تھا۔''

اس لئے پہلے سے موجود یہ ''کلام'' کون اور کیا تھا۔ یوحنا کے اگلے الفاظ اس کی تصدیق کرتے ہیں جس کے بارے میں وہ بات کر رہا ہے ''کلام خدا تھا۔''

ایک یہودی ہونے کی حیثیت سے یوحنا واحد خدا میں یقین رکھتے تھے۔لیکن یوحنا دو وجودوں کے بارے میں یہاں بات کررہا ہے،''خدا اور کلام ۔''یہوواوٹنیس 'تنظیم والے جو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ یسوع پیدا کئے گئے، غلطی سے اس ترجمہ کی گئی تحریر کا مطلب،'' کلام' بجائے'' خدا' کے کوئی'' دیوتا'' ہے؛ لیکن نئے عہد نامے کے ماہر عالم ایف. ایف. بروس لکھتے ہیں کہ ''ایک دیوتا'' والی سطریں (چند خاص الفاظ) مہیا کرنا ایک چونکا دینے والی غلط ترجمانی ہے، کیوں کہ جملے کے دوسرے حصے میں ناموں کے ساتھ 'ایک' کے مطلب سے لگایا گیا حروف غیر ضروری سمجھ کر ہٹا دینا عام بات ہے۔''

اس لئے پاک روح کی ہدایت کے تحت یوحنا ہمیں بتاتا ہے:

۱۔ ''کلام'' خلقت سے پہلے موجود تھا۔

۲۔ ''کلام'' خالق ہے جس نے ہر ایک چیز پیدا کی۔

۳۔ ''کلام'' خدا ہے۔

اس کے آگے یوحنا نے ہمیں بتایا ہے کہ کلام ابدی ہے۔ ہر چیز اسی کے وسیلے پیدا ہوئی اور وہ خدا ہے: لیکن ۱۴ آیت تک وہ ہمیں نہیں بتاتا ہے کہ کلام ایک طاقت ہے یا ایک شخص ہے۔

''اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اکلوتے کا جلال۔''

(یوحنا،۱:۱۴)

یوحنا یہاں پر صاف صاف یسوع کا حوالہ دیتا ہے۔آگے اور اپنے خط میں وہ اس کی تصدیق کرتا ہے:

''اس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتدا سے تھا اور جسے ہم نے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا، بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چھوا۔

(۱یوحنا،۱:۱)

یوحنا ہمیں بتاتے ہیں کہ ''کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔'' اگر اس کے بغیر کچھ نہیں تھا تو یہ تائید کرتا ہے کہ یسوع پیدا کیا ہوا شخص نہیں ہو سکتا تھا۔ یوحنا کے مطابق'' کلام'' (یسوع) ہی خدا ہے۔

پولس کی گواہی

یوحنا سے فرق پولس رسول (پہلے شاؤل) مسیحیوں کا شدید مخالف اور ستانے والا رہا تھا، جب تک کہ یسوع نے جلوہ گر ہو کر خود کو اس پر ظاہر نہ کیا۔ برسوں بعد پولس کلسیوں پر ظاہر کرتا ہے کہ اس نے یسوع کی پہچان کے بارے میں کیا سیکھا تھا:

''وہ ان دیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے........سب چیزیں اسی کے وسیلے سے اور اسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔ اور یہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں۔''

(کلیسیوں،۱:۱۵۔۱۷)

پولس کئی ضروری باتیں اس تحریر کے حصے میں ظاہر کرتا ہے:

۱۔ یسوع خدا کی ہو بہو شبیہ پر ہیں۔

۲۔ یسوع خلقت کی ''پہلی پیدائش'' ہیں۔

۳۔ یسوع نے سب کچھ پیدا کیا۔

۴۔ یسوع خلقت کے لئے وجہ ہیں۔

۵۔ ہر چیز سے پہلے یسوع وجود میں تھے۔

۶۔ یسوع خلقت کو قائم رکھتے ہیں۔

''خدا کی ہو بہو شبیہ'' سے کیا مطلب ہوتا ہے؟ بروس چرچا کرتے ہیں، ''یسوع کو خدا کی صورت کہنا یہ کہنا کہ ان میں انسان اور خدا کی صلاحیت بخوبی صاف جھلکتی ہے..... کہ ان میں ان دیکھا دیکھا ہو گیا ہے۔'' اس طرح خدا کی جھلک مسیح میں ہونا، فلپ کے لئے خود یسوع کے ہی الفاظ کے ذریعے مشابہت ظاہر کرنا ہے، ''جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا'' (یوحنا۱۴:۹)

آیت ۱۵ میں ''پہلوٹھے'' کے لئے یونانی زبان کے لفظ 'پروٹوٹوکوس' کا مطلب ہوتا ہے ''عظیم تر'' نہ کی دنیاوی وقت کے پیرایہ میں ''بعد میں پیدا ہوا۔'' بروس کے مطابق، پولُس کا حوالہ دینے کا اشارہ، ''یسوع کا خلقت اور تمام چیزوں سے پہلے ہی وجود میں ہونا اور خلقت میں ہونے والی اسی دنیا کی کارگزاری کا ہونا، ''یسوع کی صرف 'پہل' ہی کی طرف اشارہ نہیں کرتا، بلکہ ان کی 'عظمت' کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے۔ جیسے آیت ۱۶ اور صاف کرتی ہے، وہ یہ بتاتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز یسوع مسیح کے وسیلے سے اور اسی کے واسطے بھی پیدا ہوئی۔

آیت ۱۷ میں ہم ابدی یسوع کا خلقت کو قائم رکھنے میں دیکھتے ہیں۔ پولُس کے مطابق ہر ایک چھوٹے سے چھوٹا ذرہ، ہر ایک ڈی این اے کی لڑی اور ساری اربوں کہکشائیں یسوع مسیح کی طاقت قوت کے ذریعے قائم ہیں۔ اس طرح یسوع ہی ہیں جن سے ہر چیز وجود میں آئی، انہیں کے لئے وہ پیدا کی گئیں یا ہوئیں، اور وہی ہیں جو ان سب کو قائم رکھتے ہیں۔

عبرانیوں کی گواہی

نئے عہد نامے کی عبرانیوں کی کتاب بھی یسوع کو ہر ایک چیز کے خالق کی حیثیت سے ظاہر کرتی ہے۔ اس کے شروع کے حصے کی عبارت کُلسیوں کے نام پولُس کے الفاظ میں جھلکتی ہے:

''اگلے زمانے باپ دادا سے حساب بہ حساب اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانے کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا۔ جسے اس نے سب چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلے سے اس نے عالم کو بھی پیدا کیا۔ وہ اُس کے جلال کا پرتو اور اس کی ذات کا نقشہ ہے اور چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سنبھالا ہے..........''

(عبرانیوں، ۱:۱۔۳)

جیسے یوحنا اور پولُس خلاصہ کرتے ہیں ویسے ہی عبرانیوں کا مصنف ہمیں بتاتا ہے کہ یسوع کے ایک انسان کی شکل میں ہونے سے پہلے خدا نے

اس کے وسیلے سے کائنات کو پیدا کیا۔ عبرانیوں یہ بھی خلاصہ کرتی ہے کہ وہی یسوع مسیح ہیں جو اسے قائم رکھتے ہیں۔

آیت ۳ یسوع کو''خدا کی ہو بہو شبیہ اور کامل نقش'' بتاتی ہے۔ یونانی زبان کے لفظ کے معنی ہوتے ہیں کہ۔''بیٹا نورِ مجسم ہے، جل جلالہٗ خدا کے جلالِ عظیم سے معمور و لبریز تجلی افشاں۔'' یہ بیان کہ یسوع ابدی خدا کا''کامل نقش'' ہے، رسولوں کے عقیدے کہ یسوع کامل خدا ہے، اس کی تائید کرتا ہے۔

عبرانیوں کا مصنف ہمیں بتاتا چلتا ہے کہ یسوع نبیوں سے بڑھ کر ہی نہیں بلکہ فرشتوں سے بھی بہت اونچا ہے۔

''یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا کا بیٹا کہیں زیادہ، بالاتر ہے، جیسا کہ خدا نے انہیں (یسوع کو) ان کے (فرشتے کے) ناموں سے کہیں اونچا نام دیا۔'' (حوالہ دیکھیں۔ عبرانیوں، ۱:۴)

جان پائپر تفصیل سے بیان کرتے ہیں کہ یسوع فرشتوں سے بہت زیادہ بڑھ چڑھ کر کیوں ہیں: ''کسی فرشتے کو کبھی اتنی عزت اور انسیت نہیں ملی جتنی کہ 'بیٹے' (یسوع) کو 'باپ' (خدا) کی ساری ابدیت کی جانب سے ملی ہے۔ جیسے کہ فرشتے عظیم اور عجیب و غریب ہیں پھر بھی وہ 'بیٹے' (یسوع) سے عداوت نہیں رکھتے..... ''خدا کا بیٹا''.... 'یسوع' فرشتہ نہیں ہے.....سب سے اونچا فرشتہ بھی نہیں۔ حقیقتاً خدا کہتا ہے...''فرشتے اس کی عبادت کریں!'' (عبرانیوں، ۱:۶) خدا کا بیٹا ساری عبادت کے لائق ہے، جو آسمانی مہمان نواز (فرشتے) اسے دے سکتے ہیں.....ہمیں اپنے ذکر کا کیا۔''

عبرانیوں کا مصنف تب یسوع کی الوہیت ظاہر کرتا ہے:

''لیکن بیٹے سے کہتا ہے کہ اے خداوند، تیرا تخت ہمیشہ ہمیشہ قائم ہے....'' (عبرانیوں، ۱:۸)

بعد میں عبرانیوں میں ہم سیکھتے ہیں کہ 'یسوع مسیح'' کل اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے، اس کی ابدی 'الوہیت' کا صاف ذکر (عبرانیوں، ۱۳:۸) ہے۔ پیدا ہوا یا کیا شخص کل اور آج یکساں نہیں ہوتا ہے، کیوں کہ آنے والے وقت میں اس کا وجود نہیں ہوگا عبرانیوں میں ان تحریری حصوں کی تفصیل بیانی میں دوسرے معنی کو واضح کرنے میں مشکل اس لئے ہوگی کہ اصلیت کو تو یسوع کے خدا ہونے کے بارے میں پرانے عہد نامے میں کہہ ہی دیا گیا ہے، جس نے اپنے باپ (خدا) اور پاک روح کے ساتھ کائنات کو پیدا کیا۔

رسول یہ جان کر خوف زدہ بے چینی سے پریشان ہوئے ہوں گے کہ جسے انہوں نے خون آلودہ اور ٹنگا ہوا دیکھا تھا، رومی صلیب پر ٹانگا گیا یہ 'وہ' تھا جس نے اس پیڑ کو پیدا کیا جس سے (جس کی لکڑی سے) صلیب بنی اور انہیں بھی پیدا کیا، جنہوں نے اس کے میخیں ٹھونکیں۔

وہ سرورِ کونین (بلند و بالا)

شروع کے مسیحیوں کو قیصر کو اہمیت و جلال نہ دینے کے لئے رومیوں کے ذریعے قصوروار ٹھہرایا گیا اور یہودیوں کے ذریعے خدا (یہوواہ) کو جلال نہ دینے پر۔ کچھ کے ذریعے 'یسوع کی طرف بہت زیادہ رجحانات'' ہونے کی خاطر مسیحیت کی مخالفت کی گئی، لیکن کیا یہ وہی تھا جو رسولوں نے سوچا تھا؟ ہم پھر پولُس کی سنیں جیسا کہ وہ کُلسّیوں کو یسوع کے بارے میں لکھتا ہے۔

''وہی ابتدا ہے اور مُردوں میں سے جی اٹھنے والوں میں پہلوٹھا تا کہ سب باتوں میں اس کا اول درجہ ہو، کیوں کہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معموری اسی میں سکونت کرے۔'' (کُلسّیوں، ۱:۱۸-۱۹)

پولُس لکھتا ہے کہ بلند و بالاتر کی حیثیت اس شخص یسوع کو پا کر خدا کو مسرت ہوئی ہے،لیکن پرانا عہد نامہ ہمیں صاف طور پر سکھاتا ہے کہ خدا اپنی عظمت و اہمیت کو کبھی بھی ایک بنائے گئے یا پیدا کئے گئے (یا پیدا ہوئے) شخص کو نہیں دیدے گا (استثنیٰ ،۶:۴-۵؛ زبور،۸۳:۱۸؛ امثال، ۱۶:۴؛ یشایاہ،۴۲:۱۱)۔یشایاہ خدا (یہووا) کی عظمت کو صاف طور پر بیان کرتا ہے:

''اے انتہائی زمین کے سب رہنے والے،تم میری طرف متوجہ ہو اور نجات پاؤ، کیوں کہ میں خدا ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں۔ میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے۔کلام صدق میرے منھ سے نکلا ہے اور وہ ٹلے گا نہیں کہ ہر ایک گھٹنا میرے حضور جھکے گا اور ہر ایک زبان میری قسم کھائے گی۔'' (یشایاہ،۴۵:۲۲-۲۳)

لیکن یسوع اور یہووا دونوں کیسے بلند و بالا ہو سکتے ہیں؟ 'پیدائش کی کتاب میں کوئی کڑی ہو سکتی ہے، جہاں عبرانی زبان کے لفظ 'الوہم' کا استعمال جمع میں پیدا کرنے والے خدا کے لئے کیا گیا ہے،اور جب یشایاہ بیان کرتا ہے کہ خدا نے ہی ہر چیز پیدا کی تو خدا (یہووا) کے لئے عبرانی زبان کا لفظ بھی جمع میں استعمال ہوا۔ڈاکٹر نارمن جیلسر اس نتیجے پر پہنچتے ہیں،''بائبل کے اعتبار سے نتیجے پر پہنچنے کے اور بھی کافی ثبوت ہیں کہ پاک کلام میں خدا کی بنیادی ذات و خصلت کی عکاسی جمع میں واحد کی صورت میں کی گئی ہے۔''

پولُس 'یسوع' کو انہیں احترام کے الفاظ سے نوازتے ہیں جن سے یشایاہ 'یہووا' کو نوازتے ہیں:

''اس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا خدا کے برابر ہونے کو قبضے میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرماں بردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارہ کی۔اسی واسطے خدا نے بھی اسے بہت سربلند کیا اور اسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے،تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے۔خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا۔خواہ ان کا جو زمین کے نیچے ہیں اور خدا باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔'' (فلپیوں،۲:۶-۱۱)

یہ نثر کا ٹکڑا یہ واضح کرتا ہے کہ یسوع کے آدمی کی صورت اختیار کرنے سے پہلے اسے خدائی ذات و خصلت کے پورے پورے اختیارات حاصل تھے۔پولُس بھی ہمیں بتاتے ہیں،''کہ ہر ایک گھٹنا جھکے گا اور ہر ایک زبان اقرار کرے گی کہ یسوع خداوند ہے۔''

مسیح سے سات سو سال قبل خدا یشایاہ کی معرفت بتاتا ہے کہ وہی اکیلا (واحد) خدا ہے، مالک و نجات دہندہ ہے:

''مجھ سے پہلے کوئی خدا نہ ہوا اور میرے بعد بھی کوئی نہ ہوگا۔میں ہی یہووا ہوں اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔'' (یشایاہ،۴۳:۱۰،۱۱)

ہمیں بھی پرانے عہد نامے میں بتایا جاتا ہے کہ صرف خدا نے ہی کائنات کو پیدا کیا؛ کہ 'ہر ایک گھٹنا اس کے حضور جھکے گا۔'' کہ وہ 'مالک' ہے: اسرائیل کا 'بادشاہ'۔'نجات دہندہ'۔'پہلا اور آخری'۔دانیئل نے انہیں ''زمانۂ قدیم سے یاکا'' کہا ہے۔زکریا خدا کے بارے میں اسے ''بادشاہ'' رب الافواج جو منصف عالم ہوگا۔''

لیکن نئے عہد نامے میں ہم یوحنا کو، یسوع کو ''نجات دہندہ'' کہتے سنتے ہیں، ''الفا اور اومیگا''، ''اول اور آخری''، ''شاہ عظیم'' (شہنشاہ) اور 'مالکوں کا مالک'' (رب الارباب)۔ پولُس ہمیں بتاتا ہے 'ہر ایک گھٹنا یسوع کے حضور جھکے گا وہ واحد یسوع ہی ہیں جن کے بارے میں رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ جو ہماری ابدی عاقبت کا فیصلہ کریں گے۔ یسوع ہی رب العالمین ہیں۔

پیکر بحث کرتے ہیں کہ نصیحت کا مطلب صرف تب ہی ہے جب یسوع کامل خدا ہوں:

''اگر یسوع ایک اہم ربی ربانی شخص نہ ہوئے ہوتے تو ان کے کاموں اور ان کی زندگی کے بارے میں نئے عہد نامے میں بتائے جانے کے مطابق یقین کرنے میں مشکلات درپیش آتیں، جو درحقیقت بہت زیادہ ہوتیں۔

لیکن اگر یسوع ابدی کلام والے ہی شخص ہیں، خلقت کو وجود دینے میں باپ (خدا) کے مددگار نائب، جن کے وسیلے سے پوری (خدا کے وسیلے سے) پوری کائنات کو انہوں نے (یسوع نے) وجود بخشا۔ (عبرانیوں ۱:۲)، تو اس میں کوئی تعجب نہیں کہ پیدا کرنے کی صلاحیت کے اگر نئے کاموں نے اس دنیا میں ان کی آمد، اس میں ان کی زندگی اور اس سے ان کی روانگی کو نمایاں کیا یہ تعجب خیز نہیں کہ وہ، زندگی کا لکھنے والا مُردوں میں سے جی اٹھے۔ مجسم ہونا اپنے آپ میں ایک نہ ناپا جانے والا راز ہے، لیکن نئے عہد نامے میں موجود یہ ایک معنی خیز بات ہے۔''

نتیجہ

اگر یسوع یوحنا ہے تب تو مسیحی پیغام یہ ہے کہ خدا خود زمین پر (دنیا میں) آیا، انسانوں کو اپنے اوپر تھوکنے دیا، اپنا مذاق بنانے دیا اور ہمارے گناہوں کی خاطر سب سے بڑی قربانی (اپنی جان) دینے کو صلیب پر کیلیں ٹھکوانے دیں۔ خدا کا کامل انصاف، ہمارے گناہ اور ناپاکی کا مول (دام) صرف خود خدا کے ذریعے چکایا جا کر اطمینان دے سکا۔ نہ فرشتہ یا پیدا کیا گیا نمائندہ نہ کرتا۔ ایسا حلیمی و فروتنی کا کام باپ (خدا) کے پیار کی بڑائی و اہمیت کا جہاں مظاہرہ کرتا ہے وہیں اس کے ذریعے بخشی گئی شاندار اہمیت کا۔ (دیکھیں: ''یسوع کیوں؟'') یہی ہے وہ جو رسولوں نے سکھایا اور جس کی اتنی گرم جوشی سے تبلیغ ہوئی۔

بزرگ افیسیوں کے اپنی جدائی کے وقت کہے الفاظ میں پولُس نے ان کی ہمت افزائی یوں کی، ''.....خدا کی کلیسیا کی گلابانی کرو، جسے اس نے خاص اپنے خون سے مول لیا۔'' (رسولوں کے اعمال ۲۰:۲۸) پولُس زکریا کی پیشینگوئیوں کو دوہراتا ہے جہاں خدا (یہووا) کہتا ہے۔

''اُس روز خداوند یروشلم کے باشندوں کی حمایت کرے گا......(۸) اور وہ اُس پر جس کو انہوں نے چھیدا ہے نظر کریں گے اور اس کے لئے ماتم کریں گے، جیسا کوئی اپنے اکلوتے کے لئے کرتا ہے۔'' (۱۰)

(زکریا ۱۲:۸، ۱۰) زکریا اس کا خلاصہ کرتا ہے کہ جسے صلیب پر چھیدا گیا تھا وہ اور کوئی نہیں خود خدا ہی تھا۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع مسیح پرانے اور نئے عہد ناموں کو ایک ساتھ پیش کرتے ہیں جیسے کہ الگ الگ باجے ایک ساتھ بج کر ایک خوبصورت سریلی دھن پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے اگر یسوع خدا نہیں ہیں تو مسیحیت اپنا اصل مضمون کھو دیتی ہے، لیکن اگر یسوع خدا ہے، تو سب ہی خاص مسیحی تعلیمات ایک معمے کے ٹکڑوں کو ساتھ ساتھ رکھنے کی طرح صحیح بیٹھتی ہیں۔ کریفٹ اور تسیلی کھل کر بیان کرتے ہیں:

- ☆ اگر یسوع خدائی ہیں، تب تو خدا کا مجسم ہونا یا 'گوشتین' ہونا تواریخ کا ایک سب سے اہم واقعہ ہے۔ یہ تواریخ کی چول کا ایک قبضہ ہے۔ وہ ہر ایک چیز بدل دیتا ہے۔''
- ☆ ''اگر یسوع خدا ہے، تب تو جب وہ صلیب پر موئے تو جنت کا پھاٹک گناہ کے ذریعے بند، عدن کے وقت سے پہلی مرتبہ ہمارے لئے کھل گیا۔ جتنا اہم یہ واقعہ ہے تاریخ میں اس زمین پر ہر ایک شخص کے لئے کوئی واقعہ اتنا اہم نہیں ہو سکا۔''

☆ اگر یسوع خدا ہیں، تب تو وہ سرورکونین ہیں اور اسی وقت موجود ہیں، تو وہ آپ کی اور آپ کی زندگی کی صورت فوراً بدل سکتے ہیں؛ جیسا کہ کچھ بھی اور کوئی بھی ہر ممکن نہیں کر سکتا ہے۔''

☆ اگر یسوع خدائی ہیں تو انہیں ہماری پوری زندگیوں پر، ہماری اندرونی زندگی سمیت ہمارے خیالات پر حق حاصل ہے۔''

رسولوں نے یسوع کو اپنی زندگیوں کا مالک بنایا، انہوں نے 'پیدا کرنے والا' لکھا اور ان کی عبادت سرورکونین کی حیثیت سے کی۔ ان بنیادی گواہوں کو پوری طرح یقین تھا کہ خدا نے اس سرزمین کا دورہ 'یسوع مسیح شخص' کی صورت میں کیا، جو بادشاہوں کے بادشاہ اور آقاؤں کے آقا کی حیثیت سے واپس آئیں گے اور ہمارے عبد الآباد منصف بھی ہو کر۔ ططِس کو اپنے خط میں پولُس یسوع کی پہچان کا اور خدا کا ہماری زندگیوں کے لئے مقصد کا مظاہرہ کرتا ہے:

''کیوں کہ خدا کا وہ فضل ظاہر ہوا ہے جو سب آدمیوں کی نجات کا باعث ہے۔ اور ہمیں تربیت دیتا ہے تاکہ بے دینی اور دنیاوی خواہشوں کا انکار کر کے اس موجودہ جہان میں پرہیزگاری اور راست بازی اور دین داری کے ساتھ زندگی گزاریں۔ اور اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں۔''

(ططِس ۲:۱۱-۱۳)

حوالہ

۱۔ ول ڈیورینٹ، سیزر اینڈ کرائسٹ، وال ۳ ''دی اسٹوری آف سولیزیشن'' (نیویارک: سائمن اینڈ چسٹر، ۱۹۷۲)، ۵۶۳

۲۔ اے ایچ میکنیل، ''انٹرڈکشن ٹو دی نیو ٹیسٹیمنٹ'' (آکسفورڈ: کلیرینڈن پریس، ۱۹۵۵)، ۴۶۳، ۴۶۴۔

۳۔ شارشک، ''لارڈ'' کا استعمال آزادانہ طریقے سے دونوں عہد ناموں میں 'خدا' اور 'یسوع' کے حوالے کی خاطر کیا گیا ہے۔ پرانے عہد نامے میں ''لارڈ'' (مالک) کے لئے عبرانی زبان کا لفظ ''ادونائی'' تھا۔ ''سپٹو آجنٹ'' اور نئے عہد نامے میں لفظ ''لارڈ'' (مالک یا خداوند) کا ترجمہ ''کیوری آس'' (یا ''کیوری اوس'') ہے۔ ''ادونائی'' اور ''کیوری آس'' (کیوری اوس) کا استعمال یہودیوں نے ''خدا'' کے لئے کیا تھا۔ جاش میکڈاول اور بارٹ لارسن، ''جیزس: اے ببلیکت ڈیفینز آف ہز ڈیٹی'' (سین برناڈنو: ''ہیئر از لائف''، ۱۹۸۳)، ۳۳۔

۴۔ پال ایل مائیر، ایڈ، ''یوسیبیس، دی چرچ ہسٹری (گرینڈ روپڈس، ایم آئی: کرنجیل، ۱۹۹۹)، ۱۴۹۔

۵۔ حالاں کہ شروع کے زیادہ تر مسیحی یسوع کی الوہیت میں یقین رکھتے تھے، تو بھی کلیسیا نے اس بات کو صاف نہیں کیا جب تک کہ رومی شہنشاہ کانسٹینٹ ٹائن نے کلیسیا کے پاسبانوں کو ساتھ ساتھ بلا کر اریس کے نظریے سے کہ یسوع ایک پیدا کئے ہوئے جاندار تھے ۳۲۵ عیسوی بعد نائیکیا کی مجلس کے ذریعے اس پر سے پردہ نہ اٹھا دیا۔ کچھ بھی ہو نئے عہد نامے میں یسوع کے بارے میں رسولوں کے الفاظ کے معانی پر بہت ہی سنجیدگی سے بحث و مباحثہ ہوا اور دو کے علاوہ قریب ۳۱۸ کلیسیاؤں کے پاسبانوں کی زیادہ تعداد نے

مسیحیوں کے اس یقین کی تائید کی کہ وہ (یسوع) ہی کامل خدا ہیں، ہم لازوال، ہم دوش، ہم نفس اور باپ اور پاک روح کے ساتھ (دیکھیں: ''مونالیسا زاسمرک'' ''مونالیسا کی نخریلی مسکراہٹ)۔

۶۔ دیکھیں: ''جیز س ڈاک'' نئے عہدنامے کی بھروسے مندی کی معلومات حاصل کرنا۔

۷۔ مارٹن لکھتا ہے، 'دی امفیٹک ڈائگلاٹ' اور 'دی نیو ورلڈ ٹرانسلیشن' (یہوواہ ٹنے سیز کا) کے ترجموں کے برخلاف یونانی گرامر کی نگاری کوئی شک وشبہ نہیں چھوڑتی کہ صرف یہ ہی ممکنات پرمبنی اصل کتاب مہیا ہے......'یہوواہ ٹنے سیز' اپنے نئے عالمی ترجموں کے آخر میں اضافے کے مقالہ: ۷۷۔۷۷۳ میں اس نکتے پر یونانی کی اصل کتاب کو ترجیح نہ دینے کی کوشش کرتے ہیں، کیوں کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر یسوع اور یہوواہ خصلت میں ''ایک'' ہی ہیں تو ان کا علم الٰہیات سامنا نہیں کر سکتا.........'' والٹر مارٹن، دی کنگڈم آف دی کلٹس'' (منے پولس، من: بیتھنی، ۱۹۷۴)، ۷۵۔

۸۔ ایف ایف بروس، ''دی ڈی ٹی آف کرائسٹ (مین چیسٹر انگلینڈ: رائٹس [سینڈ پچ] لمیٹڈ، ۱۹۶۴۔

۹۔ ایف ایف بروس، ''دی کرائسٹ ہم آف کولوسینس، ۱: ۱۵۔۲۰'' ببلیوتھکا سیکرا (اپرل۔جون ۱۹۸۴)، ۱۰۱۔

۱۰۔ ڈی گتھری اینڈ جے اے موٹیئر، دی نیو بائبل کمینٹری'' روائزڈ (گرینڈ ریپڈس، ایم آئی: ایرڈمینس، ۱۹۷۸۳، ۱۱۴۴۔

۱۱۔ بروس، ہم '۱۰۱، ۱۰۲۔

۱۲۔ حالاں کہ عبرانیوں کا مصنف انجان ہے، پر کچھ عالموں کا ماننا ہے کہ وہ پولُس نے لکھی۔

۱۳۔ دی ایملیفائڈ بائبل، جونڈروین۔

۱۴۔ کینتھ ایس وُ ایسٹ، ''ورڈ اسٹڈیز ان دی گریک نیو ٹیسٹیمنٹ''، والیوم ۔۲ (گرینڈ ریپڈس، ایم آئی: ایرڈمینس، ۱۹۸۶، ۴۱)

۱۵۔ جان پائپر، ''دی پلیزرس آف گاڈ'' (سسٹرس، یا ملٹنوما، ۲۰۰۰، ۳۳)

۱۶۔ نارمن جیلسر اینڈ پیٹر بوکچینو، ''انشیکیبل فاؤنڈیشن'' (منی پولس، ایم این: بیتھنی ہاؤس، ۲۰۱)، ۲۹۷۔

۱۷۔ جے آئی پیکر، ''نوئنگ گاڈ'' (ڈاؤنرس گرو، ۲: انٹر ورسٹی پریس)، ۵۴۔

۱۸۔ پیٹر کریفٹ اینڈ رانلڈ کے ٹسیلی، ''ہینڈ بک آف کرسچین اپالوجیٹکس'' ڈاؤنرس گرو۔۲: انٹرورسٹی پریس، ۱۹۹۴، ۱۵۲۔

۱۹۔ ''دی گرین ولے شارپ یونانی گرامر کا اصول بیان کرتا ہے کہ جب دو نام'' کائی'' یعنی'' اور'' سے جڑتے ہیں اور پہلے نام میں 'آرٹیکل' ہوتا ہے اور دوسرے میں نہیں تب دونوں نام ایک چیز کے حوالے میں آتے ہیں۔ جیسے کہ 'گریٹ گاڈ اینڈ سیویئر' دونوں 'کرائسٹ جیزس' کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔'' (دی مودی ہنڈ بک آف تھیالوجی، صفحہ ۲۲۵)